سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

جمعہ ۔ ۶ دسمبر ۱۹۷۴ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ ۔	(۱)
۲	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات موصول نہ ہونے پر بحث ۔	(۲)
۴	مس فضیلہ عالیانی اور مسٹر محمود خان اچکزئی کی تحاریک التواء پر مسٹر اسپیکر کی رولنگ ۔	(۳)
	تحریک التواء	(۴)
۵	قائد آباد پولیس اسٹیشن میں دو زیر حراست عورتوں پر پولیس کی مبینہ زیادتی	
۶	رخصت کی درخواستیں	(۵)
۷	مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان آرڈیننس نمبر ۷) (پیش ہوا) ۔	(۶)
	مسودہ قانون	
۸	مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء (پیش ہوا)	(۷)

جلد نہم — شمارہ چہارم

ارکان جنھوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان
۲۔ نواب غوث بخش رئیسانی
۳۔ میاں سیف اللہ خاں پراچہ
۴۔ مولوی صالح محمد
۵۔ مولوی محمد حسن شاہ
۶۔ میر شاہنواز خاں شاہیانی
۷۔ مسٹر محمود خاں اچکزئی
۸۔ میر صابر علی بلوچ
۹۔ نوابزادہ شیر علی خاں نوشیروانی
۱۰۔ آغا عبدالکریم خاں
۱۱۔ مس فضیلہ عالیانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۶ ر دسمبر ۱۹۷۴ء
بروز جمعہ اسپیکر جناب سردار محمد خان باروزئی کی
زیر صدارت صبح ساڑھے دس بجے منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ از قاری سید افتخار احمد کاظمی -

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا
تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تَشْعُرُوْنَ ۰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۰
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ (سُوْرَۃُ الحجرات ۴۹، آیات ۲-۳)
(پ ۲۶ ع ۱۴)

ترجمہ :-

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کی شر سے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے
اے ایمان والو تم اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو - اور نہ اُن سے زور سے بولا کرو
جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر زور سے بولا کرتے ہو - ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں
اور تم کو خبر بھی نہ ہو ۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ لوگ
وہ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے - ان لوگوں کے لئے مغفرت
اور اجرِ عظیم ہے -

(وما علینا الا البلاغ)

مسٹر اسپیکر:۔ وقفہ سوالات۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔ جناب والا! سوالات کی فہرست میں ایک سوال کا جواب بھی نہیں چھپا کیونکہ جوابات اسمبلی سیکرٹریٹ میں موصول نہیں ہوئے۔ یہ نہایت افسوسناک بات ہے اس سے کارگزاری پر اثر پڑتا ہے۔

قائد ایوان رجام میر غلام قادر خان: اس سلسلے میں میں نے سارے محکموں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ محکموں کے سربراہ اب وقت پر سوالوں کے جوابات بھیجا کریں۔

میر قادر بخش بلوچ:۔ جناب والا! اکثر یہی ہوا ہے کہ ہاؤس میں سوالات کے جوابات نہیں آئے اور حکومت کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی۔ لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے۔ تقریباً دس مرتبہ اس چیز کے متعلق یقین دہانیاں کرائی جا چکی ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی مولوی صالح محمد:۔ جناب عالی! میرے محکمہ نے جو جوابات بنائے تھے وہ مخدوش تھے۔ اس لئے میں نے ان کو بھیجنا مناسب نہیں سمجھا۔

مسٹر اسپیکر:۔ تو کیا ہم ان تمام سوالات کو پیر تک ملتوی کر دیں۔

قائد ایوان : جناب والا! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب صرف یقین دہانی تک یہ چیز نہیں رہے گی۔ میں نے سرکلر جاری کر دیا ہے۔ تمام محکموں کے سربراہوں کو کہا گیا ہے کہ جوابات صحیح وقت پر پہنچ جایا کریں، اگر اس کے بعد تاخیر ہوئی۔ تو جو افسر ذمہ دار ہوگا اس کے خلاف محکمانہ کارروائی فوری طور پر عمل میں لائی جائے گی۔

میر قادر بخش بلوچ :- جناب والا! سیکرٹری صاحبان گورنمنٹ کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے رہے۔ اگر اسی طرح اسمبلی کی کارروائی چلتی رہی تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔

قائد ایوان :- میں یقین دلاتا ہوں کہ سیکرٹری حکومت کے کنٹرول میں رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ میری ہدایات پر عمل کریں گے۔ اگر کسی نے غفلت برتی جواب کے بھیجنے میں۔ تو اس کے خلاف محض محکمانہ کارروائی ہی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کو ملازمت سے ریٹائر کر دیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر :- میں ان سوالات کو ہاؤس کے منشاء کے مطابق اگلی باری کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

میر شاہ نواز خان شاہلیانی :- جناب! عرض ہے کہ میں سوال کرتا ہوں جو کچھ میں سمجھ سکا اسی پر ضمنی سوال پوچھ لوں گا۔

مسٹر اسپیکر:- میں نے یہ سوال اگلی باری کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:- یعنی جناب کا مطلب ہے کہ یہ اگلے سیشن کے لئے ملتوی ہو گئے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:- جی نہیں! اس سیشن میں جب اس محکمہ کی باری دوبارہ آئے گی تو یہ سوالات اس دن کی فہرست میں قاعدہ کے مطابق درج کئے جائیں گے۔

مس نصیلہ عالیانی کی ایک تحریک التواء طریف ہوسٹل میں بار بار تلاشی لینے کے متعلق تھا۔ جس پر میں نے کل فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ چونکہ یہ تحریک کسی ایک واقعہ سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں اسے "خلاف ضابطہ" قرار دیتا ہوں۔

میں نے کل مسٹر محمود خان اچکزئی کی ایک تحریک التواء پر بھی جو لورالائی میں فوج اور پولیس کے بیچ تصادم کے متعلق تھی اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ چونکہ وزیر اعلےٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ واقعہ سرے سے وقوع پذیر ہی نہیں ہوا اس لئے میں اس کو بھی خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی کی ایک اور تحریک التواء پر جو انہوں نے کل پیش کی تھی اور جس کا موضوع "ضلع لورالائی میں کاریزات خشک ہونا تھا" میں نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ چونکہ مسٹر محمود خان کل اپنی بحث میں یہ قبول کر چکے ہیں کہ یہ واقعہ پرانا ہے اور نیا واقعہ نہیں ہے۔ اس لئے میں اسے بھی خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

مسٹر محمود خان نے ایک اور تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے۔ اب وہ اپنی تحریک التوا کو پڑھیں گے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی : میں حسب ذیل پبلک اہمیت کے حامل واقعہ پر بحث کرنے کی غرض سے اسمبلی کی کارروائی روکنے کے لئے تحریک التواء پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے

" ۴ دسمبر ۱۹۸۴ء کی رات کو قائد آباد پولیس سٹیشن کے تین سپاہیوں نے سی۔ آئی۔ اے۔ کے زیر حراست دو ملزموں عبدالرزاق اور محمد زئی کو سی۔ آئی۔ اے کو مطلع کئے بغیر اتنا مارا پیٹا کہ وہ دونوں بے ہوش ہو گئے۔ " لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

قائد ایوان : جناب والا! تحریک التواء ہمیشہ ایسے معاملہ کے بارے میں پیش ہوتی ہے، جو فوری پبلک اہمیت کا حامل ہو۔ جس واقعہ کا ذکر اس تحریک التواء میں کیا گیا ہے، اہم نوعیت کا نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ تحریک کے مطابق یہ واقعہ چار تاریخ کو وقوع پذیر ہوا اور تحریک آج پیش کی جا رہی ہے۔ اگر یہ معاملہ اتنا ہی پبلک اہمیت کا حامل تھا تو خان صاحب اس کو فوراً اسمبلی کی ۵ دسمبر کی نشست میں پیش کرتے۔ ان وجوہ پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء ضابطے کے مطابق نہیں ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی : جناب والا! چار تاریخ کی رات کو ایسے تھانے کے سپاہیوں نے ان کو مارا جن کے تحت وہ ملزم نہیں تھے بلکہ سی۔ آئی۔ اے کی تحویل میں تھے تو اس ایوان کے تقدس کا خیال ہے۔ مارنے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کیا ہوگا ان کے ساتھ اور قائد آباد تھانے والوں نے اس بات کو مانا ہے کہ وہ سی۔ آئی۔ اے۔ کی تحویل میں تھے۔ اور ان کو بہت مارا گیا۔ لیکن جام صاحب اس کو اس لئے قبول نہیں کرتے ہیں کہ یہ فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ کہ یہ واقعہ ۴ تاریخ کو وقوع پذیر ہوا ہے۔ نہ تو میرے پاس جن ہیں اور نہ مجھ میں ولیوں کی طاقت ہے۔ کہ مجھے فوراً پتہ چل جاتا۔ مجھے تو کل رات اس کا پتہ چلا۔ اس لئے میں یہ تحریک التواء ایوان کے سامنے لے آیا

مسٹر اسپیکر ۔ میں اس تحریک کے بارے میں اپنا فیصلہ پیر کے دن دوں گا۔ اب رخصت کی چند درخواستیں ہیں جن کو سیکرٹری صاحب پڑھیں گے۔

سیکرٹری (ایس ایم اطہر) ۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی کی درخواست مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۴ء

میں ۹ دسمبر سے دو دن کے لئے سرکاری کام سے پاک افغان سرحد توبہ کاکڑی جا رہا ہوں ایک بہت اہم معاملہ ہے۔ جو کہ میرے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دو دن کی رخصت چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ وہ اراکین جو رخصت کی منظوری کے حق میں ہیں ہاں کہیں، وہ اراکین جو اس کے خلاف ہیں، نہ کہیں۔

(آوازیں، ہاں)

مسٹر اسپیکر ۔ رخصت منظور کی جاتی ہے۔

سیکرٹری ۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی کی درخواست مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۴ء

گزارش ہے کہ میں فریضہ حج ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں لہٰذا مجھے ۷ دسمبر ۱۹۷۴ء سے جب تک موجودہ اسمبلی کا اجلاس ہے، چھٹی عنایت کی جائے اور اس کے بعد مزید دو ماہ کی چھٹی فریضہ حج کے لئے بھی عنایت کی جائے۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔
وہ اراکین جو رخصت کی منظوری کے حق میں ہیں ۔ ہاں کہیں ۔ اور وہ اراکین جو اس کے
مخالف ہیں نہ کہیں ۔

(آوازیں ۔ ہاں)

مسٹر اسپیکر ۔ رخصت منظور کی جاتی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی
آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان آرڈیننس نمبر V) ایوان کی میز پر رکھیں گے ۔

قائد ایوان ۔ جناب والا ! میں مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی آرڈیننس
مجریہ ۱۹۷۴ء بلوچستان آرڈیننس V) ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی آرڈیننس مجریہ
۱۹۷۴ء (بلوچستان آرڈیننس نمبر V) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

مسودہ قانون

مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی

مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء

(مسودہ قانون ۲۲ ۱۹۷۴ء)

مسٹر اسپیکر۔ اب مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کیا جائے۔

قائد ایوان۔ جناب والا! میں مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش ہوا۔

اگلی تحریک

قائد ایوان۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی۔ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ بولیں۔

مس فضیلہ عالیانی۔ یہ مسودہ قانون جو آج حکومتی پارٹی کی طرف سے اسمبلی میں پیش کیا جا رہا ہے، جناب والا! اس کے پیش ہونے کے لئے تین دن کا نوٹس ہونا چاہیئے تھا۔ میں مانتی ہوں کہ وہ اکثریت میں ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ قانون کو اس طریقہ سے اپنے ہاتھ میں لیں۔ یہ بل جو ہمیں کل ملا ہے، اور بعض کو آج ملا ہے، اس کا پوری طرح سے مطالعہ نہیں کیا جا سکا ہے۔ یہ مجلس قائمہ کے سپرد ہوتا اور وہاں پر بحث ہوتی۔ لہٰذا میں درخواست کرتی ہوں کہ اس مسودہ قانون کو پیر کے دن لیا جائے تاکہ ممبر صاحبان بھی اس کا مطالعہ کر سکیں۔ میری درخواست یہ بھی ہے کہ اس کو قواعد انضباط کار کے مطابق مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ وہاں پر مکمل بحث ہو اور اس کے لئے تین دن کا دفعہ ہونا

چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر۔ مس فضیلہ تین دن کے نوٹس کی یہاں بات نہیں ہو رہی ہے، آپ ابھی تحریک کے متعلق بولیں۔

مس فضیلہ عالیانی۔ میں اس بل کی مخالفت کرتی ہوں۔ یہ بل پہلے مجلس قائمہ کے سپرد ہونا چاہیئے تھا، کوئی ترمیم لائی جاتی تو اس پر وہاں بحث ہوتی اور اس پر پہلے ہی سے مکمل غور وخوض کر لیا جاتا۔ اس لئے میں وزیر اعلے صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس کو مجلس قائمہ کے سپرد کر دیں۔ اور میں اس لئے اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

قائد ایوان۔ اگر محترمہ ممبر صاحبہ اس کی مخالفت کرتی ہیں تو اس بل کو پیر کے دن پہلے لیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ اسے نہیں سمجھے۔ تحریک یہ ہے کہ اس مسودہ قانون کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۲ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی اسے پہلے مجلس قائمہ کے سپرد ہونا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر۔ بسام صاحب! اگر آپ اس تحریک کے حق میں کچھ کہنا چاہیں کہ یہ بل فوری نوعیت کا ہے۔ عوامی اہمیت کا حامل ہے تو اس کے بارے میں کچھ تفصیل سے فرمائیں

قائد ایوان - جیسا کہ میں نے تحریک پیش کی ہے اسے منظور ہونا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر - پھر آپ اس تحریک کے متعلق کچھ بولنا چاہیں تو بولیں۔

قائد ایوان - جناب اسپیکر! جہاں تک اس بل کا تعلق ہے۔ یہ بہت عوامی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کو تاخیر میں نہ ڈالا جائے کیونکہ بلوچستان کے ٹرانسپورٹرز کو کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی لیئے اس کو آرڈیننس کی صورت میں نافذ کر دیا گیا تھا۔ یہ چیز عوام کے مفاد میں نہ ہوگی کہ اسے تاخیر میں ڈالا جائے۔ جو چیز عوام کے مفاد میں نہ ہو اس کی مخالفت محترم ممبر صاحب کو بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسلئے میں اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے جو یہ تحریک پیش کی ہے۔ اس کو منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں۔؟

مسٹر اسپیکر - اب سوال یہ ہے کہ

مغربی پاکستان موٹر وہیکلز کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قائد ایوان - اب میں اگلی تحریک آج پیش نہیں کروں گا۔ اس بل پر بحث پیر تک ملتوی فرمائی جائے۔

مسٹر اسپیکر: اب ایوان کے سامنے کوئی اور کام نہیں ہے۔ اس لئے ایوان کی کارروائی پیر ۹، دسمبر ۸۴ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی دس بجکر چھپن منٹ پر بروز پیر ۹، دسمبر ۸۴ء ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی گئی۔)